106437 - خلع حاصل کرنے کے بعد والد اسی خاوند سے نکاح نہیں کرنے دیتا

سوال

ایک شخص نے عدالت میں اپنی بیوی کو سسر کے دباؤ کے تحت ایک طلاق دی یہ طلاق بتاریخ (8 / 2 / 1428) ہجری کو ہوئی اور اب (28 / 6 / 1428) تاریخ ہو چکی ہے اور اس کا معاوضہ بھی تھا، حقیقت میں خاوند اپنی بیوی کو چاہتا ہے، اور بیوی بھی اپنے خاوند کو چاہتی ہے، کیونکہ وہ چودہ برس تک خاوند اور بیوی رہے ہیں، خاوند اپنی بیوی کا سعودی عرب اور باہر کے ممالک میں علاج معالجہ کراتا رہا ہے، اور اب بیوی کے خاندان کا کوئی شخص اس کا علاج معالجہ نہیں کروا رہا، اور بیوی کی صحت دن بدن کمزوری ہوتی جا رہی ہے اور وہ اپنے خاوند کے پاس واپس آنا چاہتی ہے، کیا کیا جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر تو طلاق معاوضہ پر ہوئی ہے تو خلع کہلاتا ہے جس سے بیوی اپنے خاوند سے بائن صغری ہو جاتی ہے، اور جب خاوند اور بیوی دونوں آپس میں رجوع کرنا چاہیں تو وہ نیا نکاح کر سکتے ہیں.

اور جب خاوند اس سے نکاح کر لے تو وہ بیوی اس کے پاس واپس آ جائیگی اور اسے باقی طلاق کا حق حاصل رہے، اس لیے اس کے پاس دو طلاقیں رہ جائینگی، اور خلع کو طلاق شمار نہیں کیا جائیگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" " چنانچہ ہر وہ لفظ جو معاوضہ کے ساتھ تفریق پر دلالت کرتا ہو وہ خلع ہے چاہے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، مثلا خاوند کہے میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار ریال کے عوض طلاق دی، تو ہم کہیں گے یہ خلع ہے، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے:

ہر وہ جس میں معاوضہ ہو وہ طلاق نہیں "

امام احمد کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہیں:

میرے والد صاحب خلع میں وہی رائے رکھتے جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے تھی، یعنی یہ فسخ

نکاح ہے چاہے کسی بھی لفظ میں ہو، اور اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا.

اس پر ایک اہم مسئلہ مرتب ہوتا ہے:

اگر کوئی انسان اپنی بیوی کو دو بار علحیدہ علیحدہ طلاق دے اور پھر طلاق کے الفاظ کے ساتھ خلع واقع ہو جائے تو طلاق کے الفاظ سے خلع کو طلاق شمار کرنے والوں کے ہاں یہ عورت تین طلاق والی یعنی بائنہ ہو جائیگی، اور اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر لیتی.

لیکن جو علماء خلع کو فسخ نکاح شمار کرتے ہیں چاہے وہ طلاق کے الفاظ میں ہی ہوا ہو تو یہ عورت اس کے لیے نئے نکاح کے ساتھ حلال ہوگی حتی کہ عدت میں بھی نکاح کر سکتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے.

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم خلع کرنے والوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ یہ نہ کہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو اتنی رقم کے عوض طلاق دی، بلکہ وہ کہیں میں نے اپنی بیوی سے اتنی رقم کے عوض خلع کیا؛ کیونکہ ہمارے ہاں اکثر قاضی اور میرے خیال میں ہمارے علاوہ بھی یہی رائے رکھتے ہیں کہ یہ خلع اگر طلاق کے الفاظ کے ساتھ ہو تو یہ طلاق ہوگی.

تو اس طرح عورت کو نقصان اور ضرر ہوگا، اگر اسے آخری طلاق تھی وہ بائن ہو جائیگی، اور اگر آخری نہ تھی تو اسے طلاق شمار کر لیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 450).

دوم:

جب عورت کا ولی (اس کا والد) اس کی شادی کرنے سے انکار کرے اور خاوند بھی اس عورت کا کفو ہو یعنی مناسب رشتہ ہو اور وہ عورت اس خاوند سے راضی ہو تو وہ ولی اسے نکاح سے روکنے والا شمار ہوگا، اس طرح اس سے ولایت منتقل ہو کر بعد والے ولی کو مل جائیگی.

اور عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا معاملہ قاضی کے پاس لے جائے تا کہ قاضی اس کے ولی کو یا تو اس کی شادی کرنے کا حکم دے، یا پھر اگر ولی اس کی شادی نہیں کرتے تو قاضی اس کی شادی کر دے.

یہ مسئلہ پہلے تو اہل خیر اور اصلاح پسند افراد حل کریں وہ اس طرح کہ جب خاوند دیندار اور حسن اخلاق کا مالک ہے تو وہ عورت کے والد کو راضی کرنے کی کوشش کریں.

اسی طرح کی حالت میں اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان نازل ہوا تھا:

تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں البقرۃ (232).

معقل بن يسار رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے اپنى بہن كى ايك شخص سے شادى كر دى تو اس شخص نے ميرى بہن كو طلاق دے دى، اور جب اس كى عدت گزر گئى تو وہ اس سے دوبارہ شادى كرنے كے ليے آيا تو ميں نے اسے كہا:

ميں نے اس سے تيرى شادى كى، اور تيرا بستر بنايا اور تيرى عزت و احترام كيا تو نے اسے طلاق دے دى اور اب اس كا دوبارہ رشتہ طلب كر رہے ہو! اللہ كى قسم وہ تيرے پاس دوبارہ كبھى نہيں لوٹ سكتى، اور اس شخص ميں كوئى حرج بھى نہ تھا اور عورت بھى اس كے پا سواپس جانا چاہتى تھى.

تو اللہ عزوجل نے يہ آيت نازل فرما دى:

تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں

تو ميں نے عرض كيا: اے اللہ كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم اب ميں كرتا ہوں، تو انہوں نے اپنى بہن كى شادى اس سے كر دى "

صحيح بخارى حديث نمبر (5130).

چنانچہ اس عورت كے والد كو ہمارى يہى نصيحت ہے كہ وہ اس عورت كا اپنے خاوند سے نكاح كرنے پر راضى ہو جائے اور اس ميں ركاوٹ نہ بنے تا كہ اللہ كے حرام كردہ فعل كا ارتكاب نہ كر بيٹھے.

واللہ اعلم .